

یک شادی شدہ خاتون ہوں، میرے ہاں اس شوہر سے ایک بیٹا بھی ہے۔ میرا شوہر ایک اور شادی کرنا چاہتا ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ ایک عورت کے لیے عفت کا باعث ہے گا، حالانکہ وہ عورت معروف عمر سے گزر چکی ہے اور اس نے ابھی تک شادی نہیں کی ہے۔ کیا میرے شوہر کا یہ عزت قابل قہر ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر دوسری شادی کرنا چاہے تو وہ اس کے لیے قطعاً پابند نہیں ہے کہ وہ اس کا عذر بھی بیان کرے۔ یہ معاملہ بنیاد طور پر مباح ہے اور فتنائے امت کا اس پر اجماع ہے کہ وہ دوسری شادی کے لیے کسی اجازت، کسی براءت یا عذر پیش کرنے کا محتاج اور پابند نہیں ہے۔ کتب فقہ میں یہ تفصیل موجود ہے۔ آپ راغور کریں جو آدمی دوسری شادی کرنا چاہے وہ کسی مرد سے شادی کرے یا عورت سے؛ یقیناً وہ کسی عورت ہی سے شادی کرے گا اور اس کی رضامندی سے کرے گا۔ اس عورت کے بھی تو کچھ حقوق ہیں، اور ان میں اس کا باعصمت اور عقیقت بھی ایک حق ہے۔ اور جو عورت ایک بار شادی کر چکی، اجابت سے ثابت ہے کہ عورتوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اور مردوں کی کم ہو رہی ہے جیسے کہ صحیحین میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نہیں سے یہ بات بھی ہے کہ علم اٹھایا جائے گی، جماعت عام ہو جائے گا، عورتیں زیادہ اور مرد کم ہو جائیں گے، حتیٰ کہ پچاس پچاس عورتوں کے لیے ایک نثران اور زمرہ دار ہوگا۔" (صحیح بخاری، کتاب النکاح، باب ما یستحب من النکاح، 4933: 2205)

بخاری میں ہے، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تعالیٰ کے ہاں انتہائی ناپسندیدہ ہیں، حرم میں اٹھا کر مرتب، اسلام میں جاہلیت کا عمل رائج کرنے والا اور ناجن خون کا مطالبہ کرنے والا کہ اسے قتل کر دیا جائے۔" (صحیح بخاری، کتاب الدیات، باب ما من طلب دم امرء بغیر حق لہ، 6688: 27/8، حدیث: 15680)

اس قسم کی بات آپ نے پھر الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں بھی فرمائی تھی:

ألا کل شیء من أمرنا یأبئ تحت قدحی فوضوح

بردار! جاہلیت کی تمام رسمیں میرے ان دو قدحوں سے روندی جا رہی ہیں۔" (صحیح مسلم، کتاب الحج، باب حیدر النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث: 2188: 67/2، حدیث: 1850)

مقصد یہ ہے کہ ایک ہی بیوی پر کفایت کی ہم چلانا اور اس کا چرچا کرنا، اور اس کے بالمقابل دوسری، تیسری شادی کو مکروہ اور ناپسندیدہ جانتا یقیناً جاہلیت کا کام ہے اور اس سے ظاہری و باطنی فحاشی و بے کاری کے دروازے کھلتے ہیں جیسا کہ نبی تہذیب کے آثار ثابت کر رہے ہیں۔ پہلی بیوی کی رضامندی کا شوہر اپنی دوسری شادی کرنے کے لیے کسی قسم کا عذر پیش کرنے کا محتاج نہیں ہے۔ اور آپ، بحیثیت بیوی کے، اگر اپنے شوہر کے اس مطالبے کو رد بھی کریں تو آپ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔ لیکن جو شوہر اپنی بیوی سے اجازت لے کر شادی کرنے کا خواہاں ہے وہ بھی شادی نہیں کر سکتے گا۔

هذا ما عہدی واللہ اعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلو پیڈیا

صفحہ نمبر 522

محدث فتویٰ